خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 11 ستمبر 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توکّل علی اللہ کے حوالے سے گذشتہ جمعے جو بیان کیا تھا۔ آج بھی یہی مضمون ہے۔

مومنوں کو توکّل کی نصیحت کرتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں، جس کی روایت حضرت ابو درداءؓ نے کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے صبح اور شام سات مرتبہ یہ کہا: حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کہ اللہ میرے لیے کافی ہے، نہیں کوئی قابلِ عبادت مگر وہی، اُس پر مَیں نے توکّل کیا اور وہ عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔ تو اللہ اُس کے لیے کافی ہے، اُس چیز کے لیے جو اِس شخص کو فکر مند کرتی ہے، خواہ وہ اِس میں سچا ہو یا جھوٹا ہو۔

آنحضرتؐ اپنے لیے توکّل کے حوالے سے کس طرح دعا مانگا کرتے تھے۔ اِس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپؐ رکوع میں جاتے تو یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ کہ اے اللہ! مَیں نے تیرے لیے رکوع کیا، اور تجھ پر ہی ایمان لایا، اور مَیں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا، اور تجھ پر توکّل کیا۔ تُو ہی میرا ربّ ہے۔ میری سماعت اور بصارت اور خون اور گوشت اور ہڈیاں اور اعصاب اللہ تعالیٰ کے لیے جھک گئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

پھر ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: جب کبھی مجھے کوئی پریشانی ہوتی تو جبرائیل میرے سامنے ظاہر ہوتا اور کہتا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپؐ کہیں: تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا۔ کہ مَیں نے اُس زندہ ہستی پر توکّل کیا، جو کبھی نہیں مَرے گی۔ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کبھی کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور جس کی بادشاہت میں کبھی کوئی شریک نہیں ہوا اور کبھی اُسے ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی، جو گویا کمزوری کی حالت میں اُس کا مدد گار بنتا، اور تُو بڑے زور سے اُس کی بڑائی بیان کیا کر۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی ہر وقت اللہ تعالیٰ پر ہی نظر رہتی تھی۔ آپؐ کی اِس صفت کے اعلیٰ معیار کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے ایک تقریر میں بیان فرمایا ہے کہ

رسولِ کریمؐ کو خدا تعالیٰ پر ایسا توکّل تھا کہ ہر مصیبت اور مشکل کے وقت اُسی پر نظر رکھتے اور اُس کے سوا ہر شے سے توجہ ہٹا دیتے۔

اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپؐ آجکل کے صوفیاء کی طرح اسباب کے تارک نہ تھے۔ اسباب کو استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ اسباب کا ترک گویا خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ہتک کرنا اور اُس کی پیدائش کو لغو قرار دینا ہے۔ لیکن اسباب کے مہیا کرنے کے بعد آپؐ بکلّی خدا تعالیٰ پر توکّل کرتے۔ اور گو اسباب مہیا کرتے لیکن اُن پر بھروسہ اور توکّل کبھی نہ کرتے تھے، اور صرف خدا ہی کے فضل کے اُمیدوار رہتے۔

حضورِ انور نے مختلف مواقع پر مشرکینِ مکّہ کا آنحضرتؐ کو پیشکش کرنے، یعنی مختلف قسم کے لالچ دینے اور نبی کریمؐ کا اللہ تعالیٰ پر بے مثال توکل پر حضرت مصلح موعودؓ کی مناسبت سے تفصیل بیان فرمائی۔

فرمایا ابو طالب نے رسولِ کریمؐ کو بُلوایا اور اِن کی پیشکشوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن کے اِس مطالبے کو سامنے رکھا کہ غرض وہ کوئی بھی مطالبہ کرے، تو ہم اُسے پُورا کرنے کے لیے تیار ہیں، وہ صرف اِتنا کرے کہ ہمارے بتوں کو بُرا بھلا نہ کہے۔

جب رسولِ کریمؐ نے اپنے چچا کی یہ حالت دیکھی، تو اُن کے احسانات کو یاد کرکے آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ مگر آپؐ نے فرمایا:

چچا! مَیں تو نہیں کہتا کہ آپ میری مدد کریں، آپ بے شک اپنی قوم کا ساتھ دیں، اور مجھے چھوڑ دیں۔ خدا کی قسم! اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لا کر کھڑا کر دیں، تب بھی مَیں خدا کے ذکر سے باز نہیں آؤں گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقینِ کامل توکّل کا وہ مقام ہے جو کہیں نظر نہیں آتا۔

ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر توکّل علیٰ اللہ کے نمونے کیا تھے۔ آنحضرتؐ کو جب ہجرت کی اجازت ملی تو آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ہجرت کے پروگرام سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے سپرد ایک جاں نثارانہ کام یہ کیا کہ آج رات وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر وہی سبز یا ایک روایت کے مطابق سُرخ رنگ کی حضرمی چادر اَوڑھ کر سوئیں گے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود لے کر سویا کرتے تھے اور اپنے اِس جاں نثار فدائی خادم کو خدائی تائید و نصرت کی یقین دہانی کراتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ فکر نہ کرنا اور بڑے آرام سے میرے بستر پر سوئے رہنا، دشمن تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اِس غار کی تلاشی کرو کیونکہ نشان پا یہاں تک ہی آکر ختم ہو جاتا ہے، لیکن اِن میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گزر اور دخل کیسے ہو گا؟ مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے، کبوتر نے انڈے دیے ہوئے ہیں، اِس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں۔ اور آپؐ بڑی صفائی سے اُن کو سُن رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور دیوانے کی طرح بڑھتے آئے ہیں، لیکن

آپؐ کی کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپؐ اپنے رفیقِ صادق صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔

یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ آپؐ نے زبان ہی سے فرمایا، کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں، اشارہ سے کام نہیں چلتا۔ باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اِس اَمر کی پرواہ نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سُن لیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پُورا بھروسہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئٰاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْہَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْيِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞